REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۲۰ شوال ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۷ شہادۃ ۱۳۳۹ھش | ۱۷ اپریل ۱۹۶۰ء | نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۶ اپریل بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بازو کے درد میں قدرے افاقہ رہا۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت کچھ درد کی شکایت ہے۔

احباب جماعت نہائت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

مغربی ممالک اپنے اخلاقی انحطاط کی وجہ سے شدید بحران میں مبتلا ہو چکے ہیں

مستقبل میں بین الاقوامی شہریت کا تصوّر حقیقت کا جامہ پہن لیگا۔ (ڈاکٹر ٹائن بی)

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ مشہور تاریخ دان ڈاکٹر ٹائن بی نے کہا ہے کہ مغربی ممالک اپنی طاقت و اثر کھو بیٹھے ہیں۔ اب انہیں دنیا کے دوسرے ممالک پر پہلی سی برتری اور فوقیت حاصل نہیں رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ مغربی ممالک اس وقت ایک شدید بحران سے گذر رہے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ ان کا اخلاقی انحطاط ہے ـــ ڈاکٹر ٹائن بی نے پریس کلب میں تقریر کرتے ہوئے مزید کہا کہ مغربی یورپی ممالک کے طاقت و اثر کھو دینے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ایک عالمی حکومت کے قیام کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ مغربی ممالک میں ماضی میں یہ پالیسی رہی ہے کہ اپنی مملکت کی حدود کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے۔ اور اس پالیسی کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ دنیا کے ممالک ایک دوسرے کے قریب آ گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مغرب کی یہ برتری عارضی تھی۔ لیکن اس کا نتیجہ بہرحال یہ ضرور نکلا ہے کہ دنیا کے ممالک اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ ایک ہی قسم کے جمہوری ادارے ہر ملک میں قائم کئے جائیں اور ان ممالک کے درمیان تعاون زیادہ کیا جائے۔ آپ نے کہا مغربی ممالک اس وقت ایک بحران سے گذر رہے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مغربی یورپی ممالک کی نوآبادیاتی طاقتیں رفتہ رفتہ ختم ہو رہی ہیں۔ لیکن اس کی سب سے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

صدر ایوب اور صدر ناصر کے درمیان بات چیت کا آخری دور مکمل ہو گیا

صدر ناصر کی طرف سے بات چیت پر اطمینان کا اظہار

پشاور ۱۶ اپریل۔ صدر ایوب اور صدر ناصر کے درمیان بات چیت کا آخری دور کل پشاور میں ختم ہو گیا۔ صدر ناصر نے اس بات چیت پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ پشاور کی بات چیت میں متحدہ عرب جمہوریہ کے وزراء ڈاکٹر محمود فوزی۔ مسٹر علی صابری اور مسٹر عودۃ اللہ اور پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور فارن سکرٹری مسٹر اکرام اللہ نے بھی شرکت کی۔

اس سے پہلے جب صدر ناصر پشاور پہنچے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا۔ صدر ناصر آج اپنے وطن واپس جا رہے ہیں۔ لاہور سے روانہ ہوتے وقت بھی کل گورنمنٹ ہاؤس سے ہوائی اڈہ تک ہزاروں لوگوں نے صدر ناصر کو پُرتپاک الوداع کہی تھی۔ روانگی سے پہلے انہوں نے گورنمنٹ ہاؤس میں ایک پودہ لگایا جسے پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کی دوستی کے پودے کا نام دیا گیا۔ صدر ناصر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ورکشاپس دیکھنے بھی گئے۔ جہاں انہیں چاندی کے تحائف پیش کئے گئے۔ کل وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن ؎؎

؎؎ نے صدر ناصر کو ان کے بچوں کے لئے سیالکوٹ میں تیار شدہ کھیلوں کے سامان کا تحفہ پیش کیا۔ صدر ناصر نے جمعہ کی نماز گورنمنٹ ہاؤس کی مسجد میں ادا کی ؛

ہفتہ تحریک جدید۔ یکم تا ۸ مئی ۱۹۶۰ء

وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حسب ذیل ارشاد کی بناء پر یکم تا ۸ مئی ۱۹۶۰ء کی تاریخیں ہفتہ تحریک جدید منانے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ مفصل پروگرام انشاء اللہ الفضل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش ہو گا۔ عہدہ داران جماعت مطلع رہیں۔

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں۔ وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کرے۔ ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دہلی کے روسی سفارت خانے میں آگ لگ گئی

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ پرسوں شام دہلی میں روسی سفارت خانے کی نئی عمارت میں زبردست آگ لگ گئی۔ آگ بجھانے والے تو انجنوں اور ان کے عملے کے چالیس اراکان نے دو گھنٹے کی جدوجہد کے بعد شعلوں پر قابو پا لیا۔ لیکن اس دوران میں آڈیٹوریم اور اس کا فرنیچر اور پردے وغیرہ جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ روسی سفارت خانے کے حکام نے نہ تو اخبار نویسوں کو اندر آنے دیا اور نہ آگ لگنے کی کوئی وجہ بتائی۔ نقصانات کا اندازہ لاکھوں روپے کے لگ بھگ ہے۔

جنرل شیخ کے نئے محکمے

راولپنڈی ۱۶ اپریل۔ کل صبح صدارتی کابینہ نے فیصلہ کیا کہ اب تک لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں کے پاس جو محکمے تھے۔ انہیں عارضی طور پر وزیر داخلہ لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ کے سپرد کر دیا جائے۔ جنرل شیخ اپنے سابقہ فرائض بدستور انجام دیتے رہیں گے۔ یاد رہے لیفٹننٹ جنرل اعظم کے پاس بحالیات۔ خوراک و زراعت اور آبپاشی کے محکمے تھے۔ وزیر داخلہ کو کابینہ کی اقتصادی کمیٹی کا رکن بھی نامزد کر دیا گیا۔

ـــ مظفر آباد ۱۶ اپریل۔ حکومت آزاد کشمیر نے ریاست میں پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے پانچ سالہ منصوبہ مرتب کیا ہے جس پر ایک کروڑ لاگت آئے گی۔

عراق نے برطانیہ کو معاوضہ ادا کر دیا

لنڈن ۱۶ اپریل۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے بتایا ہے۔ کہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء کو بغداد میں برطانیہ کا جو جانی اور مالی نقصان ہوا تھا۔ عراق نے اس کے معاوضہ کے طور پر برطانیہ کو ایک لاکھ بیس ہزار سٹرلنگ ادا کر دیئے ہیں

ایڈیٹر ـ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... دفتر الفضل

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷؍ اپریل ۶۰ء

ناقابلِ تردید حقائق

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو اس کے انتہائی محدود وسائل کے باوجود اطراف و جوانبِ عالم میں **تبلیغ اسلام** کا فریضہ کامیابی و کامرانی سے ادا کرنے کی جو توفیق عطا فرمائی ہے اور اس کے جو **خوشکن نتائج** دن بدن منظرِ عام پر آتے جا رہے ہیں۔ اُن سے اپنے اور پرائے سب اچھی طرح باخبر ہیں۔ ان کا تذکرہ آئے دن اسلامی پریس میں ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ کے کثیر الاشاعت اخبارات اور اور خود عیسائیوں کی طرف سے شائع ہونے والی کتب میں بھی بکثرت آتا رہتا ہے۔

اس کے باوجود پچھلے دنوں ہمارے ایک لاہوری معاصر (روزنامہ تسنیم) نے حسب عادت از راہ تعصب جماعت احمدیہ کے اِن عظیم الشان تبلیغی کارناموں کو خندۂ استہزا میں اُڑانے اور انہیں بے حقیقت ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی جس کے جواب میں ہم نے افریقہ میں عیسائیت کے بالمقابل جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی جدوجہد اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے خوشکن انقلاب کی ایک جھلک کے طور پر بعض **ناقابل تردید حقائق** پر روشنی ڈالی تھی اور اس کے ثبوت میں افریقہ اور امریکہ کے بعض نامور حضرات کے بیان بھی پیش کئے تھے ہماری ان معروضات کے چند روز بعد ہی ہمارے ایک اور معاصر روزنامہ "نوائے وقت" کی ۱۲؍ اپریل ۶۰ء کی اشاعت میں اس کے اپنے نمائندہ خصوصی مقیم واشنگٹن کا ایک تازہ مکتوب شائع ہوا ہے۔ اس مکتوب کے مندرجات سے بھی ان تمام باتوں کی تصدیق ہوتی ہے جو براعظم افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی بے لوث اور شاندار تبلیغی مساعی کے ضمن میں ہم اپنی بعض گزشتہ اشاعتوں میں پیش کر چکے ہیں چنانچہ ہم ذیل میں اس مکتوب کے بعض اقتباسات درج کرتے ہیں۔

"نوائے وقت" کے نمائندہ خصوصی مقیم واشنگٹن نے اپنے اس مکتوب میں امریکہ کے شہرۂ آفاق مسیحی منادڈاکٹر بلی گراہم کے حالیہ دورۂ افریقہ اور وہاں عیسائیت کو فروغ دینے کے ایک نئے مسیحی منصوبے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ آج بجز جماعت احمدیہ کے اور کوئی مذہبی جماعت امریکہ میں منظم طور پر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا نہیں کر رہی۔ مسیحیوں کے اس نئے جوش و خروش اور افریقہ کو مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے کے نئے عزائم کا ذکر کرنے کے بعد اُس نے اس بارے میں دوسرے ملکوں کے مسلمانوں کی بے حسی کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے:-

"اب سوال یہ ہے کہ افریقہ میں تہذیب اور علم و ہنر اور مذہب پھیلانے کی ذمہ داری کس حد تک پاکستانیوں پر عائد ہوتی ہے۔ جہاں تک ہمارے عرب بھائیوں کا تعلق ہے وہ تو عرب نیشنلزم کے سوا بات نہیں کرتے اسلام ان کے لئے ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔"

اسکے بعد معاصر مذکور کے نمائندہ خصوصی نے علی الخصوص جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی جدوجہد کا ذکر کیا ہے اور اس کے ثبوت میں اس نے جہاں اور بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ وہاں اس امر کو بھی پیش کیا ہے کہ جب پچھلے دنوں ڈاکٹر بلی گراہم افریقہ کے دورے پر گئے اور انہوں نے وہاں عیسائیت کے حق میں دھواں دھار تقاریر کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا تو اسلام کی طرف سے انکو چیلنج کرنے اور مقابلے پر آنے کی دعوت دینے کی بجز احمدیوں کے اور کسی کو جرأت نہ ہوئی چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

"افریقہ میں اگر کوئی پاکستانی مذہبی جماعت مشنری کام کر رہی ہے تو وہ جماعتِ احمدیہ ہے مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی ۱۵ فیصد ہے جس میں "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے بیان کے مطابق ۱۰،۰۰۰ افریقی لوگ احمدی ہیں۔ پرتگیزی مشرقی افریقہ میں تقریباً دس لاکھ افریقی مسلمان ہو چکے ہیں جن میں سے غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ کینیا کے شمالی صوبوں میں بھی اسلام کو فروغ ہو رہا ہے۔ اور یہاں بھی غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ نیروبی میں تو خیر احمدیوں نے ایک بہت بڑا تبلیغی مرکز قائم کر رکھا ہے جو روزانہ انگریزی اخبار بھی شائع کرتا ہے اور اس کے علاوہ تعلیم کے لئے اس سینٹر نے کالج وغیرہ بھی قائم کر رکھے ہیں۔"

اپنے مکتوب میں جماعتِ احمدیہ کی عظیم تبلیغی جدوجہد پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالنے کے بعد اس نے جماعت کو اس کی شاندار اسلامی خدمات پر ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے:-

"ہمیں احمدیت سے شدید اختلافات ہیں...... لیکن اس کے باوجود ہمیں ان کی مساعی کی داد دینی پڑتی ہے بلی گراہم جب اپنے حالیہ دورہ میں نیروبی گئے۔ تو اسلام کی طرف سے اگر کسی جماعت نے انہیں مباحثہ کی دعوت دی تو وہ جماعت احمدیہ تھی۔"

نمائندہ مذکور نے جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا جن الفاظ میں ذکر کیا ہے وہ اس قدر صاف، واضح، اور غیر مبہم ہیں کہ ان پر ہمیں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈاکٹر بلی گراہم کو جو چیلنج دیا تھا۔ پھر اس پر ڈاکٹر بلی گراہم نے عجز کا اظہار کرتے ہوئے جو معذوری ظاہر کی اور خود وہاں کے عیسائی اخباروں نے جس طرح اس سارے واقع کو عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی ایک نمایاں فتح کے طور پر پیش کیا اس کا تفصیلی حال ہم خود ان اخباروں کے حوالہ سے ۱۴؍ اپریل کے الفضل میں شائع کر چکے ہیں سو وہ بھی اب کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ افریقہ میں ڈاکٹر بلی گراہم جہاں جہاں بھی گئے اور انہوں نے اسلام کے بالمقابل عیسائیت کی برتری ثابت کرنیکی کوشش کی وہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے انہیں چیلنج کیا گیا۔ اور مقابلے پر آنے کی دعوت دی گئی چنانچہ جب وہ مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا پہنچے تو مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے انہیں چیلنج کیا اور وہاں بھی انہیں مقابلے پر آنے کی جرأت نہ ہوئی الغرض انہیں یہ باور کرا دیا گیا کہ افریقہ کے طول و عرض میں ہر جگہ اسلام کے دفاع کے لئے جماعت احمدیہ کی شکل میں ایک منظم جماعت موجود ہے۔ جو ان کی نئی مہم کو کسی حال میں بھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔

البتہ نمائندہ مذکور کے اس مکتوب کے ضمن میں ایک بات اور قابلِ ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نے اپنے اس مکتوب کے آخر میں ہمارے معاصر اول کی ہم خیال جماعت کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے اور جس ڈھنگ میں اس پر "سیاسی خواہشوں اور دفاتر کے خواب سے علیحدہ ہو کر" غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کرنیکی اہمیت واضح کی ہے اس میں اس کے لئے کچھ کم عبرت نہیں ہے۔ اس ضمن میں ہم پھر یہی کہنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے تو چشم ما روشن دلِ ما شاد اس سے اچھی کوئی بات نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ دین کی توفیق کا ملنا اسی اصل پر موقوف ہے کہ

توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے

جنہیں بفضلہ تعالیٰ یہ چیز میسر ہو وہ اپنی بے بضاعتی اور کم مائگی کے باوجود فرض کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں ان کا مایۂ خمیر بخشش و نوال ہوتا ہے۔ طلب و سوال نہیں۔ ان کی نظریں طاق کی بلندی نہیں ناپتیں بلکہ اپنے ہاتھ کی رسائی اور قد کی بلندی دیکھتی ہیں۔ اس لئے جو کچھ ان سے بن پڑتا ہے۔ وہ کر گزرتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو اس سے محروم ہوں وہ یہ کہہ کر اپنے آپ کو سبکدوش سمجھ بیٹھتے ہیں کہ یہ کام بھی حکومتوں کا ہے ہمارا نہیں یہ ان کا فرض ہے کہ اس کام کو سرانجام دیں۔ ان کی حالت کچھ اس شعر کی مصداق ہوتی ہے۔

کمند کوتہ و بازوئے سست و بام بلند
بر من حوالہ و نومید کردہ گیرند

خدمت خلق کا ایک نادر موقعہ

ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے نادار طلباء میں مفت کتب تقسیم کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور اس کار خیر میں بڑی کثرت سے خدا ترس احباب مجلس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ایک بار پھر کتب کی تقسیم کا وقت آ گیا ہے۔ احباب جلد از جلد رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ایس۔سی ناظم تعلیم مجلس مقامی ربوہ کے نام کتب بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ طلباء اپنی کتب سستے داموں دوسروں کے پاس نہ بیچیں۔ بلکہ اپنے رب سے سودا کریں اور اس کی راہ میں اپنے غریب بھائیوں کی خدمت کے لئے مجلس کا ہاتھ بٹائیں

قائد مجلس خدام الاحمدیہ
ربوہ

"در دلم جوشد ثنائے سرورے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فارسی قصیدہ کا تجزیاتی مطالعہ

از پرویز پروازی صاحب سٹوڈنٹ ایم اے فائنل پنجاب یونیورسٹی

قصیدہ کے معانی و مطالب کی بحث کے بعد میں قصیدے کے فنی محاسن کا جائزہ لینا بھی اس تجزیہ کا ایک حصہ خیال کرتا ہوں۔ قصیدہ میں عموماً زوردار زبان استعمال کی جاتی تھی۔ تاکہ الفاظ کی شکوہ سے قاری کو مرعوب کیا جا سکے۔ لیکن یہ قصیدہ اس شخصیت کی تصنیف ہے جس کا قول تھا کہ

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق

مصنف کا مقصد تماشا دکھانا نہیں تھا بلکہ ممدوح کی شخصیت کو اجاگر کرنا تھا۔ سو وہ بڑی خوبی سے پورا ہوا۔ لیکن بعض اور لوازم شاعری اس میں ضرور آ گئے۔ وہ بھی کسی شعوری کوشش سے نہیں بلکہ لاشعوری طور پر اس لئے کہ اگر قصیدہ گو شعوری طور پر کسی چیز کا التزام کرنا چاہتا تو اس چیز کو تسلسل کے ساتھ ملنا چاہیئے تھا لیکن اس قصیدہ میں ایسا نہیں ہوا۔ مثلاً قصیدہ میں حضور ایک خاص حرف استعمال فرماتے ہیں۔ اور اس سے ایک خاص صوتی ترنم پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی التزاماً نہیں ہوا۔ اگر التزاماً ہوتا تو اس کی تکرار لازمی تھی۔ لیکن تکرار نہیں ہوئی۔ بلکہ وقفے وقفے سے ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ امثلہ سے بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔ کہ ایک حرف کا صوتی ترنم کیا تاثر پیدا کرتا ہے:۔

آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل
آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے

از شراب شوقِ جاناں بیخودے
در سرِ شش برخاک نہادہ سرے

چشم پوشیدند از مہرِ چشم
سرنگوں گشتند بریک آخورے

بغض با مردانِ حق نامردی است
آں بشر باشد کہ باشد بے شرے

ان امثلہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ش کے استعمال کے لئے کوئی شعوری کوشش نہیں کی گئی۔ بلکہ ایک تو فارسی زبان کے لوازم میں شش کی بہتات ہوئی۔ اور دوسرے وقتاً فوقتاً الفاظ ایسے موزوں آئے کہ ایک ترنم کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس سے پڑھنے والے نہ صرف معانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بلکہ الفاظ سے بھی حظ اٹھاتے ہیں۔

پھر ایک اور عجیب خوبی اس قصیدہ میں ظہور پذیر ہوئی۔ وہ الفاظ کی تکرار ہے الفاظ کی تکرار سے بھی بعض جگہ بڑی اثر انگیز کیفیت پیدا ہوئی ہے۔

تا نماند بے خبر از روز حق
بت پرستا و بت پرست و بت گرے

اس شعر میں بت تراش۔ بت پرست و بت گرے کی تکرار بہت دلکش ہے اسی طرح

ہے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر بودے مرا بال و پرے

حسن روئش بہ ز ماہ و آفتاب
خاک کوئش بہ ز مشک و عنبرے

افترائے شاں چناں گشتہ یقیں
باخدایت وا نمودہ اخترے

چشم من بسیار گردید و ندید
چشمہ چوں دین او صافی ترے

ان اشعار میں بھی الفاظ میں ایک صوتی ہم آہنگی ہے۔ اور صوتی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ ہلکی سی تکرار نے ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی ہے۔ جو محض ظاہری الفاظ دیکھنے والوں کے لئے بھی دلکشی اور دلچسپی کا باعث ہے۔ غرض اس قصیدہ میں ان لوگوں کے لئے جو معرفت کے متلاشی ہیں ایک سیرابی کا سامان موجود ہے۔ اور وہ جو ظاہری ڈھانچے سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بھی تسکین کا سامان موجود ہے۔ اور یہ لکھنے والے کے کمال فن پر دال ہے۔ کہ اگرچہ اس کا مقصد ظاہری لوازم سے آراستہ کرنا نہیں تھا۔ لیکن خود بخود قصیدے کے اندر ایسی کیفیت پیدا ہوتی چلی گئی۔ کہ طویل قصیدہ پڑھنے کے باوجود کسی تھکن کا احساس نہیں ہوتا۔ بلکہ ممدوح عظیم کی عظمت کا احساس زیادہ اجاگر ہوتا ہے۔

وہ جو حقائق کے متلاشی ہیں۔ اور اپنی نظروں پر تعصب کا پردہ نہیں پڑنے دیتے آئیں اور دیکھیں کہ سلطان القلم کے یہاں کیسی کیسی قلمکاریوں کے نمونے موجود ہیں۔ اگرچہ ان کا مقصد محض قلمکاری نہیں سحر کاری ہے۔ تاکہ لوگ جو غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں بیدار ہوں۔ اور دین محمد کی اعانت کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ اور یہی ان قصائد کا صلہ ہے۔ کہ خدا نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کو یہ توفیق بخشی ہے۔ کہ وہ خدا کے علم کو دنیا کے کونوں پر لہرا دے۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب چہار اطراف عالم میں محمد کی عظمت کے گن گائے جائیں گے

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں رنگین ہونے کی نصیحت

"عبادت اور احکام الٰہی کی دو شاخیں ہیں تعظیم لامر اللہ اور ہمدردی مخلوق میں سوچتا تھا کہ قرآن شریف میں تو کثرت کے ساتھ اور بڑی وضاحت سے ان مراتب کو بیان کیا گیا ہے۔ مگر سورۃ فاتحہ میں ان دونوں شقوں کو کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ میں سوچتا ہی تھا کہ فی الفور میرے دل میں یہ بات آئی۔ کہ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین سے ہی یہ ثابت ہوتا ہے۔ یعنی ساری صفتیں اور تعریفیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے یعنی ہر عالم میں۔ نطفہ میں۔ مضغہ وغیرہ میں سارے عالموں کا رب ہے۔ پھر رحمٰن ہے۔ پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے۔ اب اس کے بعد ایاک نعبد جو کہتا ہے۔ تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت یوم الدین کے صفات کا پرتو انسان کو اپنے اندر لینا چاہیئے۔ کیونکہ کمال عابد انسان کا یہی ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ میں رنگین ہو جائے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

درخواستِ دعا

محمد احمد صاحب ابن حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور کے صاحبزادہ تنویر احمد صاحب زاہد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جنیوا جا رہے ہیں۔ احباب جماعت صحابہ کرام درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور اس کی یہ کامیابی جماعت کے لئے بھی برکت کا موجب ثابت ہو۔

محمد صدیق معتمد خدام الاحمدیہ لاہور

ولادت اور اعانت الفضل

مکرم کیپٹن فقیر محمد صاحب آف داتہ ضلع ہزارہ کو اللہ تعالےٰ نے پہلی لڑکی عنایت فرمائی ہے۔ آپ نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی اور با اقبال زندگی دے۔ اور دین کی خادمہ بنائے آمین

(مینیجر الفضل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی سالانہ رپورٹ

مورخہ ۳۰ مارچ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے جو رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

سالانہ نتائج

اللہ تعالےٰ کے فضل سے پچھلے سال ۵۔۶۷ فیصدی نتیجہ کے مقابلہ میں سیکنڈری بورڈ کے امتحان میں سکول کا نتیجہ ۸۷.۶ فیصد رہا یہ نتیجہ گذشتہ سال کی نسبت گیارہ فیصد زیادہ ہے۔ ۱۲۹ طلباء میں سے ۱۱۳ کامیاب ہوئے۔ تین لڑکوں نے وظائف حاصل کئے۔ عزیزی فاروق احمد ۸۱۴ نمبر لے کر سکول میں اوّل رہا۔

ورنیکلر فائنل کے امتحان میں اب کے ہم نے گذشتہ تمام سالوں کی نسبت زیادہ طلباء بھیجے اور امتحان دینے والے بیالیس طلباء میں سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اکتالیس کامیاب ہوئے۔ پندرہ لڑکوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور نعیم الرحمٰن ورد نے ۶۶۴ نمبر لے کر وظیفہ حاصل کیا۔

علمی اور ادبی مجالس

پروگرام کے مطابق ہفتہ وار اور ماہانہ اجلاس منعقد ہوتے رہے اور طلباء کو تقاریر کی مشق کرانے کا اہتمام جاری رہا جس کے نتیجہ میں متعدد طلباء ماشاء اللہ خاصی اچھی تقریر کرنے کے اہل ہو گئے۔ چنانچہ ضلعی تقریری مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے سکول نے بحیثیت مجموعی انگریزی اور اردو دونوں میں امتیاز حاصل کیا۔ عزیزان جاوید احمد اور سیف الرحمٰن قیصرانی نے دونوں ہی زبانوں میں اور عزیز محمد افضل نے انگریزی میں ناموری حاصل کی۔ روزنامہ الفضل میں ان مقابلوں کی رپورٹ ملاحظہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے طلبہ کو مبارکباد کا پیغام ارسال فرمایا۔

سکول کے بچوں کی مناسب تربیت اور سلسلہ اور بزرگان سلسلہ سے ربط اور عقیدت قائم رکھنے کے خیال سے متعدد حضرات کو وقتاً فوقتاً بچوں سے خطاب کرنے کی تکلیف دی جاتی رہی۔

ورزشی کھیلیں

پچھلے سال ہم ہاکی اور فٹ بال دو بڑی کھیلوں میں اوّل آئے تھے۔ لیکن امسال اللہ تعالےٰ کے فضل سے کھیلوں کے میدان میں سکول نے خاص امتیاز حاصل کیا۔ یعنی ہجرت کے بعد پہلی مرتبہ آل راؤنڈ ضلعی ٹرافی حاصل کی۔ ہم کرکٹ، فٹ بال اور ایتھلیٹکس میں ضلع بھر میں اوّل آئے اور چیمپین شپ کپس حاصل کئے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ خوشکن اور خاص بات یہ ہے کہ اب کے پہلی مرتبہ ضلع کے صدر مقام کی بجائے ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ بھی ربوہ میں ہی کھیلا گیا۔ اس ٹورنمنٹ میں دلچسپی کے عالم کا اس امر سے بھی پتہ چل سکتا ہے کہ مختلف سکولوں اور ٹیموں کے کھلاڑیوں کے علاوہ ان کے ہمدرد احباب سینکڑوں کی تعداد میں آٹھ دس دن تک ٹورنمنٹ کی رونق کو دوبالا کرتے رہے اور اس موقعہ پر مرکز سلسلہ میں تشریف لانے والے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو مرکز سلسلہ کے متعلق صحیح اور ذاتی تاثرات قائم کرنے کا موقعہ ملا جو امر کہ ایک دوسرے کو سمجھنے اور قومی اور ملی مفاد کے پیش نظر نہایت ضروری ہے۔

ٹورنامنٹ سے قبل ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کا جو اجلاس ربوہ میں منعقد ہوا اس میں سکول کی طرف سے محترم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے پی ایچ ڈی مبلغ امریکہ نے ممبران ایسوسی ایشن سے خطاب کیا۔

تعلیمی و تفریحی ٹرپس

بچوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کی غرض سے اب کے موسمی تعطیلات میں اساتذہ اور طلباء پر مشتمل ایک پارٹی ورسک ڈیم اور درۂ خیبر دیکھنے کے لئے بھجوائی گئی۔ اور بیس سکاؤٹوں نے مری میں منعقد ہونے والے سکاؤٹس کیمپ میں شمولیت کی۔

دینی تعلیم و تربیت

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی اللہ تعالےٰ نے بچوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق دی اور انہوں نے اس مد میں پانصد روپیہ جمع کروایا۔ وقف زندگی کی تحریک بھی مناسب دوستوں سے کروائی گئی اور امسال بھی متعدد طلباء نے اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا۔

جہاں تک مجھے علم ہے دنیا بھر میں سلسلہ احمدیہ کا ہی یہ واحد ہائی سکول ہے جس میں تعلیم پانے والے بچوں کو جماعت دہم تک قرآن کریم کا ترجمہ ختم کروا دیا جاتا ہے اور طلباء میں اسلامی شعار کی پابندی کرنے اور اسلامی روایات کو اپنانے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس ادارہ پر صدر انجمن احمدیہ کافی رقم خرچ کرتی ہے اور کافی دوست اپنے بچوں کو یہاں بھیج کر ان مقاصد کے حصول کی کوشش کرتے ہیں جو اس ادارہ سے وابستہ ہیں لیکن میں پھر بھی محسوس کرتا ہوں کہ اگرچہ سکول کی عمارت نامکمل اور ناکافی ہے۔ اس علاقہ میں پانی کی بھی قلت ہے اور بھی اس طرح کی متعدد مشکلات ایسی ہیں جو ایک نئی اور غیر آباد جگہ کا خاصہ ہیں۔ لیکن پھر بھی اس سکول سے فی الوقت استفادہ کرنے والے والدین کی تعداد میں کافی اضافہ کرنے کی گنجائش موجود ہے اور جب تک احباب سکول کے طلباء کی موجودہ تعداد کو کم از کم دوگنا نہ کر دیں قومی اور مرکزی مقاصد کی تکمیل کما حقہ نہیں ہوتی۔ سکول کی اہمیت اور اس سے متعلق دوستوں کے فرائض، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک الفاظ میں یہ ہیں:-

"بچپن کی تعلیم ایک آہنی میخ ہوتی ہے جس کا نکالنا آسان کام نہیں۔ اسلام اگرچہ آج تیرہ سو سال کے بعد دنیا کی نصف آبادی بلکہ تہائی میں بھی داخل نہیں ہوا تو اس کی وجہ وہی خیالات ہیں جو لوگوں کے دلوں میں بچپن کی عمر میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔ پس جب باطل اس عمر میں دل میں داخل ہوتا ہے اور نکلتا نہیں تو حق کا کیا حال ہوگا؟ جب اس عمر میں کہ دل ایک صاف لوح کی طرح ہوتا ہے اسے نقش کیا جائے اسی امر کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعودؑ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا اجراء کیا اور اسی امر کو مدنظر رکھ کر آپ کے خلفاء اس کام کو چلا رہے ہیں مگر ہماری کوششیں اس امر میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک کہ سننے والے لوگ موجود نہ ہوں۔ اسی طرح سکول کا فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ جماعت کے احباب اس سکول میں اپنے بچے پڑھنے کے لئے نہ بھیجیں۔ جہاں جسمانی امراض سے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے اس قدر کوشش کی جاتی ہے وہاں روحانی امراض سے بچانے کے لئے کیا کچھ کوشش نہ ہونی چاہیئے۔

میں احباب سے امید کرتا ہوں کہ وہ پچھلی بے پرواہی کو ترک کر کے آئندہ اپنی ذمہ واری کو محسوس کریں گے اور نہ صرف اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں گے بلکہ دوسرے لوگوں کو تحریک کریں گے تا کہ مدرسہ تعلیم اسلام کی اصل غرض پوری ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا کی تکمیل ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح"

حضور کے الفاظ کسی توضیح کے محتاج نہیں میں جماعت کے افراد کو حضور کے ارشاد کی تعمیل کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلانے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں اور بزرگوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مجھے اور میرے شرکاء کار کو اخلاص اور محنت سے اس مقصد کے حصول کی تکمیل کی توفیق دے جس کے لئے یہ عظیم ادارہ جاری ہوا ہے۔

خاکسار محمد ابراہیم۔ ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا لڑکا عزیز عنایت اللہ بعمر سات سال بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے نیز خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ الکریم میٹرک کا امتحان دے رہی ہے بچے کی صحت یابی اور بچی کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبد اللہ باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ)

(۲) میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اب حالت زیادہ تشویشناک ہے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل سے شفا عطا فرمائے

(سید عبد السلام معلم وقف جدید کھیوڑہ ضلع جہلم)

(۳) میرا لڑکا عزیز اعجاز احمد کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

(چوہدری) محمد نواز گوندل فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)

امنِ عالم کیلئے ایک خطرہ — نسلی امتیاز

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

(۱)

جنوبی افریقہ کے مقامی باشندوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کے نتیجہ میں جو قتل عام ہوا ہے اس پر دنیا کے تمام ممالک میں احتجاج کیا جا رہا ہے۔ ایشیائی ممالک میں تو اس کا قدرتی ردِ عمل ہونا ہی تھا چنانچہ افریشیائی گروپ یعنی انتیس ممالک پر مشتمل ایشیا۔ افریقہ گروپ کی درخواست کے مطابق حفاظتی کونسل کا خاص اجلاس اس نازک صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا۔ لیکن وہ ممالک جن میں سفید اور سیاہ کا امتیاز کیا جاتا ہے۔ ان میں بھی اس قتل عام پر نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور یورپ کے اکثر ممالک میں اس واقعہ کے خلاف نہ صرف مظاہرے ہوئے ہیں بلکہ پریس نے جنوبی افریقہ کی موجودہ حکومت پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ یہ کہنا بالکل بجا اور درست ہوگا۔ کہ یہ ردِ عمل جہاں افریشیائی گروپ کی سیاسی فتح ہے وہاں یہ امر بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کی نسلی امتیاز کی پالیسی خرمنِ امنِ عالم پر چنگاری ہے جس کے نتائج انتہائی خطرناک اور المناک ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ وہاں کی صورت حال نازک ہو جائے کیونکہ اب اصل باشندوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔

(۲)

۱۹۶۰ء کا یہ سال تمام افریقن ممالک کے لئے انتہائی اہم ہے۔ وہ قوم جس کو غیر مہذب غیر متمدن۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وحشی درندہ وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ قوم احساس کمتری کا شکار ہو چکی تھی۔ آج یہی قوم استعماری حکومتوں کی پالیسی کو ہر جگہ ناکام کر رہی ہے۔ یہ حکومتیں اس سیاہ براعظم میں اب اپنا آخری سانس لے رہی ہیں۔ وہ ممالک جن پر عرصہ دراز تک اغیار نے حکومت کی اور مقامی باشندوں کو ان کی ملکی ثروت سے کلیتہً محروم رکھا گیا۔ اب ان ممالک کے قدرتی وسائل ثروت انکے اپنے ہاتھوں میں منتقل ہو رہے ہیں۔ وہ ممالک جن کی زمین میں ہیرے اور سونے کے انبار ہیں۔ ان پر اب مقامی باشندوں کا کنٹرول ہو رہا ہے ایک وقت تھا کہ سفید لوگ ان سیاہ باشندوں کو اپنے ساتھ بٹھانا اپنی ہتک اور ذلت سمجھتے تھے مگر آج بین الاقوامی سوسائٹیوں میں یہ سیاہ فام افریقن اپنے قومی لباس میں ان سفید اور گورے آدمیوں کے ساتھ دوش بدوش بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جنوبی افریقہ کے حالیہ قتل عام پر بعض افریقن ممالک میں مکمل سوگ منایا گیا ہے۔ بعض افریقی ممالک میں غیر معین عرصہ کے لئے ہڑتال کی جا رہی ہے۔

(۳)

دنیا میں مختلف اقوام پر مختلف ادوار اور مراحل آیا کرتے ہیں۔ پسماندہ اقوام ترقی یافتہ اقوام ہو جاتی ہیں۔ غیر مہذب ممالک متمدن ممالک ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ نظریہ ہے۔ جس کا اظہار قرآن کریم ان الفاظ میں کرتا ہے:۔

تلك الايام نداولها
بين الناس۔

یعنی اے لوگو! اس امر کو ذہن نشین کر لو! اور اس سے کبھی غفلت نہ برتو۔ کہ اقوام اور حالات کے اتار چڑھاؤ کا سلسلہ جاری ہے۔ زمین زیر و زبر ہوتی ہی رہتی ہے۔ اگر اس اناادی نظریہ کا احساس کامل ہو جائے تو ایک قوم دوسری قوم پر نہ تو چڑھائی کرے اور نہ ہی انتقامی صورت حال پیدا ہو کیونکہ احساس کمتری نفسیاتی لحاظ سے انتقام اور بغض پر منتج ہوتے ہیں اور یہ انتقامی روح ملک میں خونی انقلاب کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ حال ہی میں امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے افریقہ کے مختلف ممالک کا طوفانی دورہ کیا ہے واپسی پر آپ نے ان ممالک کے باشندوں کی سیاسی بیداری کا جن الفاظ میں اظہار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممالک آئندہ دنیا میں ایک اہم پارٹ ادا کریں گے۔ اس بنا پر نائب وزیر خارجہ نے اپنی حتمی رائے دی ہے کہ آئندہ یو۔این۔او کے مختلف اداروں میں افریقن ممالک کو خاص اہمیت دینی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر برطانوی وزیر اعظم نے بھی افریقن ممالک کے دورہ کے تاثرات کے ضمن میں کہا کہ ہمیں ان ممالک کی طرف اب خاص توجہ دینی ہوگی۔ سفید فام لوگ ان افریقن ممالک سے اب بوریا بستر باندھنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان کو اپنا مستقبل سیاہ نظر آ رہا ہے۔ یہ سب کچھ انتقامی کارروائی کا نتیجہ ہے۔ ان ممالک کی مختلف سیاسی پارٹیاں افریقن ممالک کی یونین بنانے پر غور و فکر کر رہی ہیں۔ گذشتہ ایام میں ٹیونس کے مقام پر افریقن ممالک کے سرکردہ زعماء اور مشاہیر کی ایک کانفرنس ہوئی اس کانفرنس پر جس رنگ میں عالمی پریس نے تبصرہ کیا ہے۔ وہ افریقن ممالک کے باشندوں کے نقطہ نظر کی واضح غمازی کر رہا ہے۔ ان ممالک میں ایسے ایسے دل و دماغ تیار ہو رہے ہیں جو دنیا کی کایا پلٹ دیں گے اور ہر شخص قرآن کریم کے اس قومی و سیاسی نظریہ کی تصدیق کرے گا جس کا اظہار

تلك الايام نداولها
بين الناس۔ کے الفاظ
میں کیا گیا ہے۔

(۴)

ان حالات میں صرف مذہب اسلام کی ہی افادی حیثیت مسلم ہے جس کا اعتراف دل سے کرنا پڑتا ہے جو نسلی امتیاز کا دشمن ہے کسی قوم کو انسانی حقوق سے اس لئے محروم کرتا کہ اس کا رنگ سیاہ ہے۔ عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کے احساسات اور جذبات کی نمک پاشی کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم جمہورت کے احیاء اور نسلی امتیاز کے خلاف یوں اظہار نفرین کرتا ہے:۔

"لا یسخر قوم من قوم
عسیٰ ان یکونوا خیرا
منھم"

یعنی ایک قوم دوسری قوم کے ضمیر اور احساسات سے نہ کھیلے ہو سکتا ہے اور بہت ممکن ہے کہ دوسری قوم کے لوگ ظالموں سے اچھے ہوں یا مستقبل میں ان کے حالات اچھے ہو جائیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے متعلق فرمایا:۔

"بعثت الی احمر واسود"

کہ میری بعثت سفید فام کی طرف بھی ہے اور سیاہ فام کی طرف بھی آنحضرت صلعم سردار کائنات اور فخر موجودات نے اپنے اسوہ مبارکہ سے دنیا کی رہنمائی اس زریں اصل کی طرف فرمائی کہ یہ رنگ و نسل کا امتیاز ایک نہ ایک دن رنگ لا کر رہتا ہے۔ اسلام کی یہ وہ عظیم الشان خوبی ہے جس کا اعتراف نمایاں الفاظ میں مشہور لبنانی مسیحی مورخ ڈاکٹر ہٹی HITTI نے کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"وقد أدرك الاسلام نجاحا
لم يتفق لدين آخر
من أديان العالم في القضاء
على فوارق الجنس واللون
والقومية" تاریخ العرب صہ ۱۸۷

یعنی رنگ و نسل اور قومیت کے امتیاز کو کلیتہً ختم کرنے میں جو غیر معمولی کامیابی مذہب اسلام کو ہوئی ہے وہ کسی دوسرے مذہب کو حاصل نہیں ہوئی ہے۔

درخواست دُعا

عاجزہ کے خاوند نصیر احمد صاحب بھٹی ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی اعصابی کمزوری سے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے کہ دس ماہ ہوئے ٹائیفائڈ ہوا۔ اس کے بعد اس قدر کمزوری ہو چکی ہے کہ ابھی تک کروٹ خود نہیں بدل سکتے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

صفیہ بنت قاضی عبد السلام صاحب
بھٹی از راولپنڈی

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ اپریل ۱۹۶۰ء کو مولوی نادر علی صاحب آف شیخ پور نے مکرم چوہدری سعی محمد صاحب ابن چوہدری عمر بخش صاحب قوم وڑائچ کا نکاح ہمراہ رشیدہ بیگم بنت مولوی سردار خاں صاحب بعوض ۱۰۰۰/- روپیہ حق مہر بمقام کھیریانوالی پڑھا احباب دعا فرما دیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

(چوہدری) البشیر احمد اطہر فضل عمر ہوسٹل
ربوہ

خدمتِ دین کا نادر موقعہ

ایسے مخلص ریٹائرڈ احباب جو تبلیغ اسلام کا شوق رکھتے ہوں۔ اور جن کی صحت اور حالات بیرونی ممالک میں کام کرنے کی اجازت دیتے ہوں۔ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ ایسے احباب کو تین چار سال کے لئے عارضی وقف کی دعوت دی جاتی ہے۔
جو دوست اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف و تصدیق امراء دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

وکیل التبشیر تحریک جدید

مضافاتی بستیوں کی تعمیر

(از سید آلِ احمد)

ایک سال میں انقلابی قیادت نے کیا کیا کچھ کام سرانجام دیئے ہیں۔ اگر ہم اس کا ایک سرسری جائزہ بھی لیں تو ہمیں اپنے ارتقاء اور ان کی کارکردگی کی رفتار دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ ہم انہیں خراج عقیدت پیش کریں۔ ہمارے سر عزت و وقار کے بے پایاں حصول اور اپنی تاریخی روایات و عظمت کی حفاظت دیکھ کر اور بھی بلند ہو جاتے ہیں۔ حقیقت ہے کہ حکومت نے اس ایک سال کے قلیل عرصے میں وہ کچھ کیا جو پچھلی متعدد حکومتیں گیارہ سال میں بھی نہ کر پائیں تھیں۔ زرعی اصلاحات۔ خوراک، تعلیم، آبادکاری۔ سیم و تھور کا بڑھتا ہوا شور۔ لباس، صحت نظم و نسق کی تنظیم نو۔ پولیس کی ذمہ داریاں اور ان کے فرائض۔ بنیادی جمہوریتیں۔ مضافاتی بستیوں اور نئے مکانات کی تعمیر۔ بجلی کی فراہمی پانی کی کمی کا حل اور جمہوریت کی بحالی۔ غرضیکہ تمام ہی قومی اور ملکی مسائل پر غور کیا گیا اور انہیں حل کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے گئے۔

مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ ہی لے لیجئے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جو قیام پاکستان سے لے کر آج تک کوئی حل نہ کر سکا اور کوئی وزارت گتھی کو نہ سلجھا سکی۔ حالانکہ زمام اقتدار ان گیارہ بارہ سال کے دوران کئی ہاتھوں میں آئی اور ملک کے دکھی باشندے کئی زبانوں سے کئی وعدے اور پروگرام سنتے رہے اور ان کی اُمید کے دن امید کے دن ہی رہے۔ اور سابقہ حکمرانوں کے وعدے شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکے۔ نئی حکومت نے اس اہم ترین مسئلہ کو پہلی فرصت ہی میں اپنے ہاتھ میں لیا اور جس خوبصورتی سے اس پیچیدہ مسئلہ کو حل کیا۔ اس کے نتائج آج ہمارے سامنے ہیں اس وقت تک ملک کے مختلف شہروں اور چھوٹے بڑے مضافات میں بسنے والے مہاجرین اپنی آبادکاری کی طرف سے ایک حد تک مطمئن ہو چکے ہیں اور انہیں ہر طرح سے سکون و اطمینان کی لازوال دولت سے مالامال کیا جا رہا ہے چونکہ ان شہروں اور قصبوں میں رہائش کے لئے متروکہ مکانات کی تعداد ایک حد تک ناکافی ہے اور تمام مہاجرین کو آسانی سے ان میں نہیں بسایا جا سکتا۔ اس لئے حکومت نے مضافاتی بستیوں کی تعمیر اور انہیں ان کو سستے داموں بسانے کی اسکیم کے تحت ایک وسیع پروگرام مرتب کیا جس کے مطابق حکومت لاہور، راولپنڈی، کراچی، گوجرانوالہ، لائلپور، ملتان، بہاولپور، شاہ لطیف آباد، میرپور خاص، سکھر اور کئی دیگر مقامات پر سیٹیلائٹ ٹاؤن، مضافاتی بستیاں اور کالونیاں تعمیر کر رہی ہے بعض جگہ تو ان کالونیوں کی تعمیر کا کام تکمیل کے خاصے مراحل بھی طے کر چکا ہے۔ لاہور میں سروے کا کام گو ابھی تک جاری ہے۔ لیکن یہ کام ماہ رواں کے دوران ختم ہو جائے گا، اور ٹاؤن شپ کا سنگ بنیاد فروری ۱۹۶۰ء میں رکھ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد لاہور میں غرباء کے استعمال و رہائش کے لئے دس ہزار کوارٹروں کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا اس سکیم کے لئے پہلے سے ہی حکومت ایک کروڑ روپیہ منظور کر چکی ہے اور مزید جتنا سرمایہ لگے گا وہ بھی حکومت فراہم کرے گی۔ یہ نئی بستی ملتان روڈ لاہور پر تعمیر کی جائیگی جس کو وحدت کالونی اور مجوزہ یونیورسٹی ٹاؤن سے ملانے کے لئے اچھی پختہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ مزید براں ایک نئی سڑک کے ذریعہ اس بستی کو شرقپور سے ملا دیا جائے گا۔ تاکہ لائلپور۔ لاہور روڈ کی وجہ سے راوی کے پل پر ٹریفک کا بوجھ ہلکا ہو جائے اور لائلپور وغیرہ کی طرف سے آنے والی ٹریفک لاہور میں داخلے کے بڑے راستے کی بجائے اس نئے راستے سے ہو کر داخل ہو یہ نئی بستی طویل المعیاد (ہائیر پرچیز سسٹم) پر لاہور کے غریب باسیوں کو مالکانہ حقوق کی حیثیت دے کر بسائی جائیگی تاکہ لاہور شہر میں گنجان آبادی کا مسئلہ زیادہ دیر حل طلب صورت اختیار کئے نہ رہے۔

بالکل اسی طرح ملتان شہر میں مضافاتی بستیوں اور غریب لوگوں کی رہائش کے لئے مکانوں کی تعمیر کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں دس ہزار پختہ مکانوں کی تعمیر شامل ہے۔ یہ منصوبہ شہر ملتان میں بسنے والے ہزاروں غریب اور بے گھر لوگوں کی انتہائی نازک صورت حال کو دور کرنے کے پیش نظر بنایا گیا ہے۔ کیونکہ شہر میں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور رہائشی سہولتیں تقریباً ناپید ہو چکی ہیں جس کے نتیجہ میں صورت حال دن بدن ابتر اور قابل رحم ہوتی جا رہی ہے۔ اس وقت ملتان شہر میں تقریباً ساڑھے تین لاکھ آبادی کے لئے صرف ۳۰ ہزار مکانات ہیں۔ جن میں بیس ہزار کے قریب مکانات عموماً دو کمروں سے زیادہ گنجائش کے مالک نہیں یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ سے زائد افراد سراسر غیر صحت مند ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں۔ تپ دق موذی مرض کے لئے یہ ماحول بڑا سازگار ہے جو پہلے ہی اس شہر میں کم نہیں۔

۱۸۸۱ء میں اس شہر کی آبادی ۶۸ ہزار نفوس پر مشتمل تھی اور ۱۹۵۱ء میں یہ آبادی پورے دو لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ مگر آج جب ہم اس بڑھتی ہوئی آبادی کا جائزہ لیتے ہیں تو تقریباً ساڑھے تین لاکھ نفوس اس شہر کے بیشتر پراگندہ ماحول میں سانس لیتے نظر آتے ہیں۔ ملتان کے رہائشی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے امپروومنٹ ٹرسٹ ملتان نے اب تک شہر کی گیارہ مضافاتی بستیوں کی تعمیر و ترقی کے سلسلہ میں ۱۳ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ ان بستیوں میں جو مجموعی طور پر ۴۵۰ ایکڑ رقبہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مکانوں اور بنگلوں کی تعداد ۷۸۷ اور دکانوں کی تعداد ۱۷۳ ہے اور ان کی تعمیر قریب قریب اختتام پذیر ہے صرف کہیں کہیں سڑکوں اور حفظانِ صحت کے انتظامات کی تکمیل باقی ہے۔ اس وقت ملتان میں گل دین ہاؤسنگ سکیم مکمل ہو گئی ہے اس میں ۳۲ رہائشی کوٹھیاں ہیں۔ بہارستان کالونی میں باون کوارٹر مکمل ہیں۔ چاہ بوہڑ والا کی کالونی میں نو رہائشی کوٹھیاں تعمیر ہو چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں کافی سے زیادہ رقم حسن پروانہ کالونی کی ترقیاتی سکیم پر خرچ آئی ہے اور سال رواں کے مارچ تک ٹرسٹ چار لاکھ ۵۴ ہزار روپے خرچ کر چکا ہے ٹرسٹ کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی ان تمام بستیوں میں سے سب سے بڑی بستی شمس آبادکالونی ہے۔ یہ کالونی ۴۳ ایکڑ رقبہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس بستی میں مکانوں کی تعداد ۳۷۷ کے قریب ہے اور ان میں ۴۰۶ کنبے آباد ہیں بستی میں سڑکوں کی تعمیر کے خیال سے ٹرسٹ نے دو لاکھ روپے کی رقم علیحدہ محکمہ تعمیرات کو دی ہوئی ہے۔ جس کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ اسی طرح نواب پور ہاؤسنگ کالونی بھی مکمل ہو چکی ہے۔ یہاں متوسط طبقے کے لوگوں کو کوارٹر ملے ہیں۔

وکیلوں کی بستی (Lawyers colony) کے تمام پلاٹ الاٹ کئے جا چکے ہیں جہاں تعمیر کا کام شروع ہے۔ متعدد کوٹھیاں مکمل ہو چکی ہیں اور کمشنر ہاؤس کے عقب میں ابدالی کالونی تقریباً زیر تکمیل ہے۔ غرض ملتان میں اور بھی کئی جگہ حکومت کو مضافاتی بستیوں کی تعمیر کا خیال ہے۔

ان وسیع ترقیاتی پروگراموں میں تاریک و پراگندہ گلی کوچوں اور گھروں میں برسوں سے رہنے بسنے والے مفلس و نادار لوگوں کی رہائش اُن کے سکون اور شہر کے مکانوں کے کثیر کرایوں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے حکومت نے مضافاتی بستیوں کا جو منظم پروگرام ترتیب دیا ہے۔ وہ ایک زندہ مثال ہے اور جسے ہماری نسلیں کبھی نہیں بھول سکیں گی۔

اب ملک کے قصبے۔ دیہات اور شہر جو مدتوں سے دکھوں اور غموں کی تاریکی کے اسیر تھے۔ زندگی کے نور سے منور ہو جائیں گے۔ تیرہ و تار گلی کوچوں مکانوں کی مہیب ظلمتوں کے اقامت گزیں پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے اور مضافاتی بستیوں اور مکانوں کی نئی تعمیر ان کے درخشاں مستقبل کی پیامبر ہو کر ان کا خیر مقدم کرے گی۔

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پاکستان)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بھائی عبدالرشید تعلیم حاصل کرنے کے لئے مانچسٹر گیا ہوا ہے احباب عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز۔ چنیوٹ)

(۲) سردار نذر حسین صاحب پندرہ یوم سے بمقام عبدالحکیم بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی بوجہ ذیابیطس بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(سید سعید احمد احمدیہ بیت اللباس چنیوٹ)

(۳) میرے چھوٹے بھائی عزیز عبدالعلیم کا بی اے کا امتحان ماہ حال کے اواخر میں ہو رہا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(گلزار احمد راجپوت چنیوٹ)

(۴) خاکسار کے والد شیخ عبدالواحد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرم پورہ لاہور چند روز سے بعارضہ بواسیر و کھانسی صاحب فراش ہیں کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ عبدالماجد۔ دھرم پورہ لاہور)

عالم اسلام کے اتحاد اور سامراجی طاقتوں کو ناکام بنانے کی ضرورت

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ سے صدر ناصر کا خطاب

لاہور ۱۵ اپریل متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبد الناصر نے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کل دوپہر اس ضرورت پر زور دیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر اتحاد اور ترقی کے ذرائع پر غور کریں تاکہ ان اصولوں کی سربلندی کے اسباب ہوں جو اسلام نے ہمیں دئیے ہیں اور سامراجی قوتوں کے حربے ناکام بنائے جاسکیں۔

صدر ناصر نے کہا حج کے عالمی اجتماع کا فلسفہ یہی ہے کہ ہم سب مسلمان مل بیٹھیں اپنے تہذیبی ورثہ اور دینی رشتہ کی بناء پر مسائل کا جائزہ لیں اشتراک اور تعاون کے جذبہ سے لیں۔ اسلام محبت اور اخوت عفو اور درگذر کا دین ہے۔ عالم عرب کے اتحاد کی مساعی بھی اس مقصد کے حصول کی خاطر ہیں۔

آپ نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اسلام ہمدردی اور اخوت کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ خلیفہ ثانی کے تدبر اور نظام حکومت میں تسخیر قلوب کی پالیسی کا نتیجہ یہ تھا کہ اسلام اکناف عالم میں پھیل گیا اور مسلمان مصر، شام، لبنان اور اردن جہاں بھی گئے وہاں کے باشندوں کو انہوں نے مساویانہ حقوق دئیے اس طرح سے دین کی عظمت قائم کی اور یہی پالیسی عرب ممالک کے اتحاد کا موجب بنی

اسلام اور عیسائیت کی تاریخی آویزش پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر جمال عبد الناصر نے کہا۔ صلیبی جنگوں میں عرب قوموں نے متحد ہو کر مقابلہ کیا۔ اس اتحاد و فکر و عمل سے عالم عرب کے دفاع کی پالیسی اسلام کی حفاظت ہی کی ایک کڑی تھی۔ چنانچہ آج بھی اسلام کے تحفظ کے لئے ہمیں ایسے اداروں کی شدید ضرورت ہے جو مسلم اقوام کو یکجا رکھیں اور اسلامی ملکوں کی سالمیت کو مستحکم بنائیں۔ ان اداروں کی بنیادی صفت یہی ہونی چاہیئے کہ وہ آزادانہ طور پر اسلام کی تعلیمات پر کسی تعصب اور تنگ نظری کے بغیر عمل کریں اور انہی اصولوں کی تبلیغ کے فرائض بھی انجام دیں۔

آپ نے عرب قومیت کے تحفظ کو اسلام کی حفاظت قرار دیتے ہوئے کہا اس مسئلہ کا تاریخی پہلو نہایت واضح ہے اس سنگین صورت حال کا آغاز ۱۹۴۸ء سے ہوا جب عرب اقوام کو بدقسمتی جارحیت سامراجیوں کی سوچی سمجھی سازش سے فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام کی صورت میں سامنے آئی اور اس اسرائیلی ریاست کو عالم عرب کے وسط میں مسلط کر دینے کا مقصد یہ تھا کہ عرب قومیت کو تباہ کر دیا جائے اور وہاں ایسی طاقت نشوونما پائے جسے وقت پڑے تو سامراجی قوتیں اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کی خاطر آلہ کار بنا سکیں۔ چنانچہ اسی خطرناک منصوبے کو بروئے کار لانے کے لئے عرب آبادی پر وحشیانہ حملے ہوئے اس وقت مصر میں اسّی ہزار برطانوی فوج مقیم تھی۔ ہم نہ صرف مجبور تھے بلکہ ہمارے وطن کے دفاع کے بیشتر ذرائع بھی انہی کے تصرف میں تھے۔ اس موقع پر فلسطین سے فوجیں ہٹا لینے کا مدعا عرب قومیت کی مشکلات میں اضافہ کے سوا کچھ نہیں تھا۔ سامراجی طاقتوں نے سوچ رکھا تھا کہ عرب قومیت کا شیرازہ بکھیر دیا جائے۔ چنانچہ نام نہاد اسرائیلی مملکت میں توسیع کے ناپاک ارادے عالم اسلام کے لئے خطرہ سے کم نہیں اور اب یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اسرائیل عالم عرب کے خلاف سامراجیوں کا ایک سازشی اڈہ ہے۔ یہودی ایک قوم نہیں بلکہ پوری سامراجی قوتیں اس کی پشت پناہ ہیں۔

آپ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم اپنے وطن کے دفاع کی خاطر اسرائیل برطانیہ فرانس یا ہر اس طاقت کے خلاف صف آرا رہیں گے جو ہمیں پامال کرنے کی بری نیت رکھتی ہے۔ اس جنگ حریت میں افریشیائی قوموں کی امداد ہمیں حاصل ہے ٭

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۴۷ میں بشیر حسین ولد حسن علی صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت ایران ٹریڈ سنٹر کھوری گارڈن۔ پہلی منزل فاطمہ بلڈنگ کراچی ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ اور مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۷۵/- روپے ملتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

فقط ۷ مارچ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ قریشی بشیر حسین بقلم خود

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

گواہ شد۔ مسعود احمد خورشید ایران ٹریڈ سنٹر فرسٹ فلور فاطمہ منزل کھوری گارڈن کراچی ۲

نمبر ۱۵۶۴۸ میں نذیر بیگم زوجہ قریشی بشیر حسین صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت ایران ٹریڈ سنٹر پہلی منزل فاطمہ بلڈنگ کھوری گارڈن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- پانچسو روپے ہے۔ (۲) میرے زیورات طلائی وزن پانچ تولہ قیمت مبلغ چھ سو پچیس ۶۲۵ روپے کے ہیں اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۷ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ۔ نذیر بیگم

گواہ شد۔ بشیر حسین بقلم خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۶۴۹ میں عائشہ بیگم زوجہ سید انتظار حسین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بنگلہ نمبر بلاک روم نمبر اسب بلاک D ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰ روپے ہے (۲) میرے زیور طلائی وزن ۳۶ تولہ قیمت ساڑھے چار ہزار ۴۵۰۰/- روپے کے ہیں اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۸ فروری ۶۱ء

الامتہ عائشہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد۔ انتظار حسین بندر روڈ کراچی خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن ۲۸-۲-۶۱

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے

دونوں ملک ایک دوسرے سے انتہائی ترجیحی سلوک کریں گے

کراچی ۱۶ اپریل کل یہاں پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے یہ معاہدہ ایک سال کے لئے کیا گیا ہے اور اس پر عمل در آمد فوری طور پر شروع کر دیا گیا ہے۔

معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے وزارت تجارت کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر آئی اے خاں اور عرب جمہوریہ کی طرف سے تجارتی وفد کے لیڈر ڈاکٹر محمود شیبوطی نے دستخط کئے۔ اس کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ معاہدے کے تحت دونوں حکومتیں تجارت کے معاملے میں ایک دوسرے سے انتہائی ترجیحی سلوک کریں گی اگر معاہدے کی مدت ختم ہونے سے تین ماہ پہلے فریقین میں سے کسی نے معاہدہ ختم کرنے کا نوٹس نہ دیا تو اس کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائے گی۔ دونوں حکومتیں وقتاً فوقتاً باہم صلاح مشورہ کرتی رہیں گی۔ اور تجارت میں توسیع کے امکانات کا جائزہ لیتی رہیں گی، ادائیگیاں سٹرلنگ میں ہونگی اور اگر کوئی خاص طریق کار طے نہ کیا گیا تو تجارت عام تجارتی ذرائع سے ہوا کریگی

واضح رہے کہ پاکستان اور عرب جمہوریہ کے درمیان یہ پہلا تجارتی معاہدہ ہے اور یہ خیر سگالی کے جذبہ اور قریبی تعاون کی اس خواہش کا مظہر ہے جو دونوں ملکوں میں پائی جاتی ہے۔ تجارتی معاہدے کی بات چیت بارہ اپریل سے کراچی میں شروع ہوئی تھی۔ معاہدے میں اس امر کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے ہاں صنعتی نمائشیں اور میلے منعقد کر سکیں۔ دونوں ملکوں میں جن اشیاء کی تجارت کی اجازت دی گئی ہے ان کی فہرست بھی معاہدے کے ساتھ منسلک ہے۔ اس فہرست کے مطابق دوسری اشیاء کے علاوہ پاکستان متحدہ عرب جمہوریہ سے سیمنٹ در آمد کرے گا۔ اور عرب جمہوریہ کو پٹ سن اور اس کی مصنوعات مہیا کرے گا۔

مغرب کا اخلاقی انحطاط

(بقیہ صفحہ اول)

بڑی وجہ مغرب کا اخلاقی انحطاط ہے۔ آپ نے کہا کہ دنیا کی دو عظیم جنگیں اس کا ثبوت ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ جنگیں اس وقت شروع ہوئیں جب مختلف ممالک جنگ کو ختم کرنے پر غور کر رہے تھے اس کی دوسری مثال مغربی یورپی ممالک کی طرف سے بین الاقوامی معاہدوں اور قانون کا توڑا جانا ہے آپ نے کہا کہ جرمنی نے بین الاقوامی قانون اور معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بلجیئم اور چیکوسلواکیہ پر حملہ کیا تھا۔ اس کی تیسری مثال وہ ظلم وستم ہیں جو دوسری جنگ عظیم کے دوران میں کئے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کمیونسٹ ممالک کی طرف سے بھی یہی کچھ کیا گیا ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے مغربی ممالک کا داغ ہرگز نہیں دھل سکتا۔ ڈاکٹر ٹائن بی نے کہا کہ اس وقت دنیا میں مغربی جمہوریت اور کمیونسٹ نظریوں کا مقابلہ ہے اور توقع ہے کہ ان دونوں کے اختلافات کم ہو جائیں گے۔ آپ نے اس توقع کا بھی اظہار کیا ہے کہ مستقبل میں بین الاقوامی شہریت کا تصور حقیقت کا جامہ پہن لے گا۔

میں خوراک کے مسئلے کو سب معاملات پر فوقیت دونگا

جنرل اعظم خاں کی یقین دہانی

ڈھاکہ ۱۶ اپریل۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل گورنر مشرقی پاکستان کی حیثیت سے اپنے نئے عہدہ کا حلف اٹھانے کے بعد یقین دلایا کہ وہ اپنے کام کے پروگرام میں خوراک کو باقی سب معاملات پر فوقیت دیں گے۔ آپ نے کہا میرا مقصد یہ ہے کہ خوراک کے اعتبار سے یہ صوبہ خود کفیل ہو جائے اور کچھ عرصہ بعد اناج بر آمد بھی کرنے لگے۔ نئے گورنر نے کہا کہ میں چاول اور گندم کی جگہ متبادل خوراک کے لئے مہم شروع کروں گا آپ نے کہا کہ مکئی اور آلو بآسانی چاول اور گندم کی جگہ لے سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں نے اسی مقصد کے لئے محکمہ خوراک کے اعلیٰ افسروں کی کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے مشرقی پاکستان میں دوہری فصل کاشت کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

ہندوستان کے لئے ایٹمی بجلی

نئی دہلی ۱۶ اپریل ہندوستان کے ایٹمی توانائی کمیشن نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے جس کے تحت تیسرے پنج سالہ منصوبے کی مدت ختم ہونے پر ملک میں کم از کم دس لاکھ کیلوواٹ ایٹمی بجلی تیار ہونے لگے گی یہ منصوبہ پلاننگ کمیشن کو پیش کر دیا گیا ہے۔

متروکہ مکانوں اور دکانوں کا کرایہ تازہ تشخیص کی بناء پر وصول کرنیکی اجازت

تشخیص ہونے تک ۱۹۴۶ء کے کرایہ کا دگنا کرایہ وصول کیا جا سکتا ہے

لاہور ۱۶ اپریل۔ جن لوگوں کو متروکہ مکان یا دکانیں منتقل کی گئی ہیں۔ محکمہ سٹلمنٹ نے انہیں اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ وہ اُن کا کرایہ اپنے علاقے کی میونسپلٹی یا لوکل باڈی کی تازہ ترین تشخیص کی بناء پر وصول کریں۔ اس سلسلے میں اس مضمون کا ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے جنہیں مکان اور دکانیں عبوری طور پر منتقل کی گئی ہیں۔ یہ دریافت کیا ہے کہ وہ اپنے کرایہ داروں سے کتنا کرایہ وصول کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بنام متعلقہ افراد کی توجہ بے خانماں افراد (معاوضہ و بحالیات) کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء کی دفعہ تیس ذیلی دفعہ ایک کلاز الف کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو جائیداد منتقل ہوں وہ قانونی طور پر میونسپلٹی یا لوکل باڈی کی تازہ ترین تشخیص کی بناء پر کرایہ وصول کر سکیں گے اس لئے اب جن لوگوں کو مکان اور دکانیں عبوری طور پر منتقل ہوئی ہیں وہ بھی اسی بنیاد پر کرایہ وصول کرنے کے مجاز ہیں

پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے "چیف سٹلمنٹ کمشنر نے حکومت مغربی پاکستان اور چیف کمشنر کراچی سے درخواست کی ہے کہ وہ تمام میونسپلٹیوں اور بلدیات کے حکام کو متروکہ املاک کے کرایہ کی تازہ تشخیص کی ہدایات جاری کریں۔ متعلقہ افراد کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی املاک کے کرایہ کی تشخیص کے لئے ان حکام کی طرف رجوع کریں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سٹلمنٹ کے حکام نے دکانوں اور مکانوں کی مالیت کی تشخیص ۱۹۴۷ء کے کرایہ کی بنیاد پر کی ہے حالانکہ معمول کے مطابق یہ تشخیص ۲۰ سالہ کرایہ کی بنیاد پر ہونی چاہئیے۔ جب تک میونسپلٹی یا بلدیات کے حکام کرایوں کی تازہ تشخیص نہیں کرتے اس وقت تک وہ لوگ جنہیں مکان اور دکانیں عبوری طور پر منتقل کی گئی ہیں ۔۔۔۔

۔۔۔۔ اپنے کرایہ داروں سے ۱۹۴۶ء کے کرایہ سے دگنا کرایہ وصول کرنے کے حق دار ہوں گے اگر نئے مالک اور کرایہ دار کے درمیان کوئی تنازعہ ہو تو انہیں تازہ تشخیص کے لئے میونسپلٹی یا بلدیات کے حکام کی طرف رجوع کرنا چاہئیے، اپنے تنازعات سٹلمنٹ کے حکام کو پیش نہیں کئے جانے چاہئیں۔

درخواست دعا

میرے بھائی ملک بشیر احمد صاحب بیرنگ ڈرائنگ انجنیئر کے گلے کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے ان کی کامل صحت کے لئے جملہ احباب کرام دعا فرمائیں۔ نیز عزیزم عزیز احمد بی۔ایس سی فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے

(ملک عبدالکریم اے۔ای۔ آفیسر اچھرہ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴